مناسك حج

عازمین حج گھر سے رخصت ہونے سے قبل دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں۔ جب ان کا جہاز کامران سے گزرتا ہوا "یلملم" کے میقات کے محاذ سے گزرتا ہے۔ اس وقت بھی خوشبو وغیرہ لگا کر دو رکعت نفل نماز ادا کی جاتی ہے اور دو سفید ان سلی چادروں کا احرام باندھ لیا جاتا ہے۔ احرام باندھنے کے بعد طواف کعبہ نصیب ہونے تک یہ بکثرت پڑھی جاتی ہے۔

لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک لبیک۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

اللهم افتح لی ابواب رحمتک۔

ترجمہ:- باب السلام مسجد حرام کا ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے سے رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں پہنچ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم زد هذا البيت تشريفا و تعظيما و تكريما و مهابة و براوزد من شرفه و كرمه ممن حجه او عتمره تشريفا و تعظيما۔

طواف

بیت اللہ کا طواف حجر اسود کے کونے سے شروع کیا جاتا ہے۔ دوران طواف ہر قسم کی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ رکن یمانی پر پہنچ کر اسے ہاتھ سے چھو کر یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

بسم الله الله اكبر اللهم انی اسئلک العفو والعافية فی الدنيا والاخرة ربنا اتنا فی الدنيا حسنة و فی الاخرة حسنه و قنا عذاب النار۔

پہلا طواف کرتے وقت پہلے تین چکروں میں "رمل" کرتے ہیں یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز چلتے ہیں اور باقی چار چکروں میں آہستہ چلنے کا حکم ہے۔ نیز احرام کی اوپر والی چادر بغل کے نیچے سے نکال کر اس کو دونوں طرف بائیں کندھے پر ڈال لیا جاتا ہے۔ طواف کرتے وقت ایسا کرنا مسنون ہے۔ اس کو "اضطباع" کہتے ہیں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں۔ یہ مقام بھی قبولیت کا ہے۔ یہاں بہت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ مقام ابراہیم سے فارغ ہو کر "ملتزم" پر آتے ہیں۔ یہ جگہ خانہ کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان ہے۔ حضور ﷺ نے بشارت دی ہے کہ اس جگہ پر جو دعا مانگی جانے کی شرف قبولیت سے نوازی جائے گا۔

آب زم زم پینے سے قبل یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

اللهم انی اسئلک علما نافعا و رزقا و اسعا و شفاء من كل داء۔

مسجد الحرام سے باب الصفاء کے راستے باہر نکلتے ہیں اور سیدھا صفا پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں اور قبلہ رخ ہو کر دعا کی جاتی ہے پھر مروہ کی طرف دوڑ کر چڑھتے ہیں اور دعا کی جاتی ہے۔

روانگی حج

آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ جہاں ٹھہرے ہوں وہیں سے منیٰ کی طرف احرام

باندھ کر لبیک کہتے ہوئے چل نکلیں۔ یہاں ایک دن اور ایک رات رہنا پڑتا ہے۔ نویں ذی الحجہ کی صبح کو سورج نکلنے سے کچھ دیر بعد منیٰ سے روانگی ہو جاتی ہے۔

مسجد نمرہ

منیٰ سے مسجد نمرہ کو جاتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے سے قبل غسل مسنون ہے۔ غسل کے بعد امام کا خطبہ سنا جاتا ہے اور اس کے ساتھ مسجد میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے حاجتیں مانگی جاتی ہیں۔

عرفات سے مزدلفہ

سورج کے کامل طور پر غروب ہونے کے بعد عرفات سے بغیر نماز مغرب پڑھے مزدلفہ کو زائرین روانہ ہوتے ہیں۔ راستے میں "لا الہ الا اللہ اللہ اکبر" اور "لبیک" کی صدائیں فضاء لبسیط میں بلند ہو کر ایک عجیب کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ میدان مزدلفہ میں اتر کر تمام کاموں سے قبل اذان و تکبیر کہہ کر پہلے نماز مغرب صرف تین رکعت پھر تکبیر کہہ کر نماز عشاء صرف دو رکعت اور نماز وتر پڑھی جاتی ہے۔

مشعر الحرام

نماز فجر کے بعد قبلہ رخ ہو کر نہایت تضرع و عاجزی اور گریہ زاری سے تکبیر، تہلیل، تحمید، تسبیح اور دعائیں پڑھتے ہیں اور یہ بھی مقام قبولیت ہے۔

مزدلفہ سے روانگی

طلوع آفتاب سے پہلے یہاں سے روانہ ہوتے ہیں، راستے میں دعا، ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھتی ہیں۔ راستے میں دعا، ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھتی ہیں۔ منیٰ کے قریب یہ راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ راستے میں بجری بکثرت ہوتی ہے۔ اس جگہ کا نام وادی محصر ہے۔ یہاں سے چنے کے برابر ۷ کنکریاں اٹھائی جاتی ہیں۔

جمرہ عقبہ کو رمی

منیٰ کے قریب "جمرہ عقبہ" کی طرف "لبیک لبیک" کہتے ہوئے جاتے ہیں۔ یہ سب سے آخر میں بیت اللہ کی طرف ہے۔ یہاں آکر لبیک ترک کر دیتے ہیں اور جمرہ عقبہ کے سامنے نیچے کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بائیں طرف منیٰ کو دائیں طرف کر کے سات کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں، ہر کنکر مارنے سے پہلے "اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرور و سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا" پڑھا جاتا ہے۔ جمرہ عقبہ شیطان کی اس جگہ کا نام ہے جس پر وہ غائب ہوا تھا اور یہ تین جگہ ہیں:

(۱) جمرہ اولیٰ

(۲) جمرہ وسطیٰ

(۳) جمرہ عقبیٰ

ان جمرات پر کنکریاں مارنے کا نام رمی ہے۔ رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے۔ مجبوراً بعد زوال بھی جائز ہے۔ رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے۔ اس کے بعد مرد حجامت کرائے، سارا سر منڈوائے۔

طواف افاضہ

یوم نحر کو حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں بہ نیت طواف افاضہ جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں آتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ نماز ظہر مکہ میں پڑھی جائے اور پہلے طواف افاضہ کرکے پھر صفاء مروہ کی سعی کرکے پھر آب زم زم پی کر منیٰ کو واپس چلے جاتے ہیں۔

گیارہ سے تیرہ ذوالحجہ تک رمی

بعد زوال قبل نماز ظہر جمرہ اولیٰ سے رمی شروع کرتے ہیں۔ جمرہ اولیٰ کے سامنے اور نزدیک کھڑے ہو کر ہر کنکری پر اللہ اکبر پڑھ کر سات کنکریاں مارتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹ کر جمرہ ہذا کو پس پشت ڈال کر روبہ قبلہ کھڑے ہو کر حمد و ثناء و تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح جمرہ وسطیٰ پر بھی اسی طرح کنکریاں مار کر فوراً واپس ہو جاتے ہیں۔ پھر منیٰ کو تیرہ (۱۳) ذی الحجہ سے رمی کرتے ہوئے کوچ کرتے ہیں۔ بارہ تاریخ کو بھی کوچ کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بارہ تاریخ کو جائے سات سات کے چودہ چودہ ہر جمرہ پر کنکریاں مارنی پڑتی ہیں۔

طواف وداع

یہ طواف بیت اللہ سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے۔ جملہ کاموں سے فارغ ہو کر چلتے وقت بہ نیت طواف وداع طواف کرتے کعبہ کے دروازہ پر ملتزم اور چاہ زم زم پر دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آب زم زم پی کر حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی فوراً رخصت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہو جاتے ہیں اور حرم نبویؐ میں حاضری دیتے ہیں۔